السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع شریف اس مسئلہ میں کہ آج کل کے مروجہ ٹائم ٹیبل کے مطابق روزہ رکھنا اور چھوڑنا شریعت محمدیہ ﷺ میں جائز ہے یا کہ نہیں۔ اگر جائز ہے، اور اس کا انکار درست نہیں۔ تو اس کی کیا دلیل ہے، اگرچند منٹ کی تسلی کے لیے بعد میں چھوڑا یا چھڑایا جائے۔ تو کیا روزہ مکروہ ہوجاتا ہے، نیز واضح فرمایا جائے کہ روزہ چھوڑنے کا وقت شریعت میں کون سا ہے، اور حضور اکرم ﷺ نے جو فرمایا ہے ((لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر)) کا مطلب کیا ہے۔ اس حدیث شریف کی رو سے جلدی کرنا کہاں تک درست ہے۔ یَنۡوُا تُوجَرُوا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وباللہ التوفیق۔ حدیث کا مطلب یہی ہے کہ جب غروب آفتاب کا یقین ہوجائے۔ تو فوراً روزہ کھول دے۔ ٹائم ٹیبل عموماً حساب سے بنائے جاتے ہیں۔ ان کے مطابق روزہ کھولا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ اگر حساب کا ماہر غلط سمجھتا ہے تو اسے صحیح وقت شائع کرنا چاہیے۔ احتیاطاً اگر ایک دو منٹ تاخیر ہوجائے تو اسے خواہ مخواہ محل نزاع نہیں بنانا چاہیے۔

(اخبار الاعتصام لاہور جلد ۱۷ ش ۲۳۔ مطابق ۱۴ رمضان ۱۳۸۵ء) (شیخ الحدیث مولینا محمد اسمٰعیل سلفی گوجرانوالہ رحمہ اللہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد06ص111

محدث فتویٰ